Study Notes

Past Papers

Date Sheets

Gazettes

Guess Papers

Pairing Schemes

جماعت نہم اردو نوٹس

باب دوم: مرزا غالب کے عادات و خصائل

2- مرزا غالب کے عادات و خصائل

مولانا الطاف حسین حالی (۱۸۳۷ء۔۱۹۱۴ء)

مقاصد تدریس

۱۔ طلبہ کو غالب کی شخصیت اور ان کے عادات و خصائل سے آگاہ کرنا۔

۲۔ طلبہ کو بتانا کہ خوش اخلاقی اور کشادہ پیشانی بڑے لوگوں کا شیوہ ہے۔ ۳۔ خط کا جواب لکھنے کی اہمیت واضح کرنا۔

۴۔ طلبہ کو بتانا کہ ہمارے بزرگ کتنے وضع دار اور بامروت تھے۔ ۵۔ طلبہ کو ادبی قسم کے الفاظ و تراکیب سے روشناس کرانا۔

مصنف کا مختصر تعارف

مولانا الطاف حسین حالی کا آبائی وطن پانی پت ہے۔ ان کے آباؤ اجداد غیاث الدین بلبن کے زمانے میں ہندوستان آئے۔ جب آپ نو برس کے ہوئے تو والد کا انتقال ہو گیا۔ تعلیم کی تکمیل دہلی کے عالموں کی صحبت میں ہوئی۔ غالب اور شیفتہ کی صحبت سے خاص طور پر فیض حاصل کیا۔ سرسید سے بھی ان کا خاص تعلق تھا اور آپ ان کے قریبی اور بااعتماد ساتھیوں میں شمار ہوتے تھے۔ شیفتہ اور غالب کے انتقال کے بعد لاہور آئے اور پنجاب بک ڈپو میں ملازم ہو گئے۔ ۱۸۸۷ء میں حیدرآباد کی سرکار سے ان کے لیے سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر ہو گیا۔

مدعا نگاری حالی کے اسلوب بیان کی اہم خاصیت ہے۔ اپنے مضمون کی ادائیگی، مطالب کی وضاحت، اعتدال و توازن، بے جا اختصار اور طوالت سے اجتناب نے حالی کی نثر نگاری کو منفرد بنا دیا۔ عبارت کو دلکش، سادہ اور مدلل بنانے میں حالی کا انداز اپنی مثال آپ ہے۔ آپ ہر بات کو سنجیدگی اور عقلیت کے ساتھ پرکھتے اور تخیل و جذبات سے دور رہ کر اپنے خیالات و حقائق کی وضاحت کرتے۔

تصانیف

مولانا الطاف حسین حالی معروف سوانح نگار، مستند مضمون نگار، اور بہترین نقاد تھے۔ ان کی مشہور کتابوں میں "حیاتِ جاوید"، "یادگارِ غالب"، "حیاتِ سعدی"، "مقدمۂ شعر و شاعری"، اور "مد و جزرِ اسلام" شامل ہیں۔ آخر الذکر کتاب "مسدسِ حالی" کے نام سے بہت مقبول ہوئی۔ مقدمۂ شعر و شاعری (جو دراصل ان کے دیوان کا طویل دیباچہ ہے) جدید اردو تنقید کا نقطۂ آغاز ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کشادہ	کھلا۔ چوڑا	محتاج	حاجت مند۔ مدد کا طلبگار	کھونٹی	چھوٹی میخ، بالوں کی جڑ
اخلاق	خلق کی جمع، عادات	احباب	رشتہ دار	ظرافت	مذاق، خوش طبعی
اشتیاق	شوق، آرزو، تمنا	بجالانا	پورا کرنا، کہا ماننا	پیر	بزرگ، ولی، بوڑھا
تعمیل	عمل کرنا، حکم بجالانا	اوراق	ورق کی جمع، کاغذات، صفحات	مرشد	ہدایت کرنے والا، رہنما
ملت	قوم	سوجھے	سمجھے	قلعے	محفوظ عمارات جہاں فوج رہے۔
مقدور	بساط، حیثیت	قلیل	کم، تھوڑی	چھتا	چھت، مکان کا اوپر کا حصہ
مہر و محبت	دوستی اور پیار	حوصلہ فراخ	زیادہ حوصلہ / بڑا دل ہونا		

الفاظ	معانی
غم خواری	دوسروں کے دُکھ درد میں شریک ہونا
یگانگت	اتفاق، قرابت
فرض عین	نہایت ضروری کام
سنگ دل	پتھر دل
اصلاح	درستی
فرمائشیں	فرمائش کی جمع، خواہشیں
خالص ومخلص	خالص اور سچا
تکمیل	مکمل، پورا
بیرنگ	بغیر ٹکٹ کے
ناگوار	ناپسندیدہ، مکروہ
مروت	مہربانی، لحاظ
طبیعت	صحت، حالت، کیفیت
غایت	غرض، مطلب
اخیر عمر	عمر کے آخری حصے میں
اشعار	شعر کی جمع، ابیات
باوجودیکہ	اس سبب کے باوجود
جاڑا	سردی
نیت	سوچ، دلی ارادہ، مقصد، مراد، خیال
سیر ہونا	پیٹ بھر جانا
تحفتاً	تحفے کے طور پر
سوغات	تحفہ
مصرع	آدھا شعر
باغ باغ ہو جانا	بہت خوش ہو جانا۔ دلی خوشی محسوس کرنا
حیوانِ ناطق	بولنے والا جانور یعنی انسان
غم خواری و یگانگت	غم بانٹنا اور پیار اور ہمدردی کا اظہار کرنا
حیوانِ ظریف	مذاق کرنے والا انسان

الفاظ	معانی
سائل	سوال کرنے والا، مانگنے والا، گداگر، فقیر
ناقل	نقل کرنے والا، راوی، بیان کرنے والا
نسبت	تعلق، کسی چیز کی طرف منسوب کرنا
اپاہج	معذور
غدر	بغاوت، ہنگامہ
ماہوار	مہینا بھر کی
محتاجوں	حاجت مندوں/ محتاج کی جمع
بساط	حیثیت، قدرت
گردش روزگار	مالی حالت خراب ہونا
شریفانہ طور	بھلے اور اعلیٰ طور طریقے
عمائد	عمید کی جمع، قوم کے سردار
سقیم	خستہ، خراب
چھینٹ	ستا کپڑا
فرغل	روئی کا لبادہ
مالیدہ	ایک قسم کا پشمینے کا کپڑا، قیمتی کپڑا
جامہ وار	عمدہ کپڑا، پھول دار چھینٹ
حقیر	ادنیٰ، گھٹیا، ستا
وضع	شکل، حلیہ، کردار
رائے	تجویز، مشورہ، خیال
خوبیاں	خوبی کی جمع، صفات
خوبی	صفت، اچھائی، اہلیت
مہتاب	چاند
آفتاب	سورج
نالائقی	کم عقلی، ناسمجھی
میسر ہونا	فراہم ہونا، ملنا، دستیاب ہونا
تنگ دل نہ ہونا	چھوٹا دل نہ ہونا
گردش روزگار سے بگڑ جانا	حالات خراب ہو جانا
حفظ وضع	ظاہرداری کا خیال رکھنا

الفاظ	معانی
دیوان خانے	نشست گاہ، ڈرائنگ روم
دُرون	اندرونی حصہ، اندر
سودائی	دیوانہ، خبطی، احمق
خودداری	غیرت، عزت نفس
تاریک	اندھیرا، کم روشن
امراوعمائد	حاکم اور سردار
پالکی	ڈولی
رقعہ	خط، چٹھی
ندامت	شرمندگی
مرغوب	پسندیدہ
عمدہ عمدہ	نہایت اچھی
تقاضا	خواہش، تاکید
مصاحبوں	مصاحب کی جمع
	خاص دوستوں
سلاطین	سلطان کی جمع، بادشاہ
یکہ	سواری
است	ہے
مشرق رویہ	مشرق کی جانب
تاریک است	اندھیرا میں
ایں خانہ	یہ مکان
فواکہ	پھل
چُرٹ	سواری
آبِ چشم	آنکھ کا پانی مراد آنسو
چوغہ	لمبا کرتہ
کشادہ پیشانی	خوشی سے، اچھے مزاج کے
شرم کے مارے زمین میں گڑا جانا	بہت زیادہ شرمندہ ہونا
فرض اولین	پہلا فرض
یہ سب مشرق رویہ	مشرق کی جانب ہونے کی وجہ سے

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غزل	شاعری کی ایک صنف	تاریک چھتا	مکان کے اوپر والے حصے کا تاریک ہونا	قصیدہ	وہ نظم جس میں کسی شخص کی تعریف کی جائے
دالان	لمبا اور بڑا کمرا	بہنگی	ٹوکری		

سبق کا خلاصہ سبق "مرزا غالب کے عادات و خصائل" میں مصنف مولانا الطاف حسین حالی نے مرزا غالب کے اخلاق و عادات بیان کیے ہیں۔ مرزا غالب جتنے اچھے اور اعلیٰ شاعر تھے اتنے ہی نفیس انسان اور وسیع اخلاق کے مالک تھے۔ وہ ہر شخص سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص آپ سے ایک بار ملتا وہ ہمیشہ ملنے کا شوق رکھتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ آپ بہت خوش ہوتے تھے۔ دوستوں کی خوشی میں خوش اور غم میں غمگین ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ تمام ہندوستان میں آپ کے بے شمار دوست تھے۔ مرزا غالب اپنے دوستوں کے ہر خط کا جواب لکھنا اپنا پہلا فرض سمجھتے تھے۔ بیماری اور پریشانی میں بھی وہ خطوط کے جواب لکھتے تھے۔ وہ اپنے دوستوں کی فرمائشوں سے کبھی پریشان نہ ہوتے تھے۔ غزلوں کی درستی کے سوا اور دوسری فرمائشیں جب بھی آپ کے مخلص اور اچھے دوست کرتے تو وہ خوشی سے تعمیل کرتے تھے۔ مروت اور لحاظ مرزا کی طبیعت میں بہت زیادہ پایا جاتا تھا۔ عمر کے آخری حصے میں بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی دوستوں کے اشعار کی درستی کرتے تھے۔ مرزا غالب بہت حوصلہ مند اور کھلے دل کے مالک تھے۔ کم آمدنی ہونے کے باوجود بھی گداگر کو اپنے دروازے سے خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ آپ سادہ کھانا پسند کرتے تھے۔ غریبوں اور حاجت مندوں کی مدد اپنی حیثیت سے زیادہ کرتے۔ مرزا غالب اپنے ان دوستوں کا خاص خیال رکھتے تھے جو مالی پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک صاحب نہایت خستہ حالت میں حقیر سے لباس میں مرزا کو ملے تو مرزا صاحب نے موزوں انداز میں ان کا حقیر لباس خود لے لیا اور انہیں اپنا نیا عمدہ نفیس لباس پہننے کو دے دیا۔

مرزا صاحب میں خوش طبعی اور مزاح کی حس بھی پائی جاتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ دوستوں کی محفل میں شاعر میر تقی میر کی تعریف کر رہے تھے۔ وہاں شیخ ابراہیم ذوق بھی موجود تھے۔ انہوں نے شاعری میں سودا کو میر پر فوقیت دی تو فوراً مرزا نے کہا کہ میں تو آپ کو میری سمجھتا تھا مگر آپ تو سودائی نکلے۔ اگرچہ مرزا صاحب کی آمدنی بہت کم تھی لیکن پھر بھی وہ خودداری اور حفظِ وضع کا خیال رکھتے تھے۔ وہ شہر کے امیر اور بڑے لوگوں سے ملاقات کرتے۔ مرزا صاحب پالکی کے بغیر بازار نہیں جاتے۔ مرزا صاحب کا اندازِ تحریر اور اندازِ بیان بہت منفرد تھا۔ ایک دن مرزا صاحب کے دوست دیوان فضل اللہ آپ سے ملے بغیر گھر کے قریب سے گزر گئے تو انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں اس دوست کو رقعہ بھیجا کہ وہ اسی وقت مرزا صاحب کو ملنے چلے آئے۔ مرزا صاحب کو آم بہت پسند تھے۔ ایک مرتبہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ہر شخص آم کے بارے میں اپنی رائے دے رہا تھا۔ مرزا صاحب کی باری آئی تو وہ کہنے لگے آم میں صرف دو باتیں ہونی چاہییں میٹھا ہو اور بہت ہو، اس بات پر سب حاضرین ہنس پڑے۔

امتحانی نقطہ نظر سے

نوٹ: طلبا و طالبات درج ذیل مثال سیاق و سباق سبق کے تمام پیراگراف کی تشریح سے پہلے لکھیں۔

سیاق و سباق مصنف کہتے ہیں مرزا غالب کمال شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے اخلاق بہت عمدہ تھے، بہت ملنسار تھے، اسی لیے ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ آپ کی طبیعت میں مروت اور لحاظ بہت زیادہ تھا۔ قلیل آمدنی کے باوجود کھلے دل والے تھے اور غریبوں اور محتاجوں کی اپنی حیثیت سے بڑھ کر مدد کرتے تھے۔ پھلوں میں ان کو آم بہت زیادہ پسند تھے۔

پیراگراف نمبر 1 مرزا کی نیت آموں سے کسی طرح سیر نہ ہوتی تھی۔ اہلِ شہر تحفتاً بھیجتے تھے۔ خود بازار سے منگواتے تھے۔ باہر سے دُور دُور کا آم بطور سوغات کے آتا تھا، مگر حضرت کا جی نہیں بھرتا تھا۔ نواب مصطفیٰ خاں مرحوم ناقل تھے کہ ایک صحبت میں مولانا فضل حق اور دیگر

احباب موجود تھے اور آم کی نسبت ہر ایک شخص اپنی اپنی رائے بیان کر رہا تھا کہ اس میں کیا کیا خوبیاں ہونی چاہییں۔ جب سب لوگ اپنی اپنی کہہ چکے تو مولانا فضل حق نے مرزا سے کہا کہ تم بھی اپنی رائے بیان کرو۔ مرزا نے کہا ''بھئی میرے نزدیک تو آم میں صرف دو باتیں ہونی چاہییں، میٹھا ہو اور بہت ہو۔''

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان .... مرزا غالبؔ کے عادات و خصائل (ii) مصنف کا نام .... مولانا الطاف حسین حالیؔ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سوغات	تحفہ	ناقل	نقل کرنے والا، راوی	احباب	دوست
خوبیاں	خصوصیات				

تشریح: مرزا غالبؔ کا جی بھی آموں سے نہ بھرتا تھا۔ شہر کے لوگ بطور تحفہ انہیں آم بھجواتے اور خود مرزا غالبؔ بھی بازار سے منگوا لیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ دور دور کے علاقوں سے بھی آموں کے تحفے آیا کرتے تھے۔ نواب مصطفیٰ خاں مرحوم نے اس کے بارے میں ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مجلس میں مولانا فضل حق اور دوسرے دوست بھی موجود تھے۔ سب ہی آموں کی خوبیاں بڑھ چڑھ کر بیان کر رہے تھے۔ جب سب اپنی اپنی رائے دے چکے تو مولانا فضل حق نے مرزا غالبؔ کی رائے معلوم کرنا چاہی۔ اس پر مرزا غالبؔ نے کہا کہ میرے خیال میں تو آم میں صرف دو خوبیاں ہونی لازم ہیں۔ ایک یہ کہ میٹھا ہو اور دوسری خوبی یہ کہ بہت زیادہ ہو۔

پیراگراف نمبر 2: ظرافت مزاج میں اس قدر تھی کہ اگر آپ کو بجائے حیوانِ ناطق کے حیوانِ ظریف کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک دفعہ جب رمضان گزر چکا تو قلعے میں گئے۔ بادشاہ نے پوچھا: ''مرزا تم نے کتنے روزے رکھے؟'' عرض کیا: ''پیرومرشد! ایک نہیں رکھا۔'' ایک دن نواب مصطفیٰ خان کے مکان پر ملنے کو آئے۔ ان کے مکان کے آگے چھتا تاریک تھا۔ جب چھتے سے گزر کر دیوان خانے کے دروازے پر پہنچے تو وہاں نواب صاحب ان کو لینے کے لیے کھڑے تھے۔

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان .... مرزا غالبؔ کے عادات و خصائل (ii) مصنف کا نام .... مولانا الطاف حسین حالیؔ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ظرافت	خوش طبعی	حیوانِ ظریف	ہنسی مذاق کرنے والا انسان	دیوان خانے	بیٹھک، نشست گاہ
حیوانِ ناطق	بولنے والا جانور، یعنی انسان	پیرومرشد	بزرگ، رہنما		

تشریح: مرزا غالبؔ کی عادات میں خوش طبعی بہت منفرد اور نمایاں خوبی تھی۔ آپ کی طبیعت میں خوش اخلاقی اس قدر تھی کہ آپ کو انسان کی بجائے، ہنسی مذاق کرنے والا انسان کہا جائے تو بجا ہوگا۔ ایک دفعہ رمضان المبارک کا مہینا گزر گیا تو آپ بادشاہ سلامت سے ملنے ان کے قلعے تشریف لے گئے تو بادشاہ سلامت نے آپ سے پوچھا کہ مرزا تم نے کتنے روزے رکھے ہیں؟ عرض کیا کہ پیرومرشد ایک نہیں رکھا۔ پھر ایک دن آپ کو اپنے خاص دوست نواب مصطفیٰ خان سے ملنے کا اتفاق ہوا تو آپ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ نواب مصطفیٰ خان کے گھر کا اگلا چھتا تاریک تھا۔ جب آپ چھتے سے گزر کر نشست گاہ کے دروازے پر پہنچے تو وہاں نواب صاحب ان کے استقبال کے لیے پہلے ہی کھڑے تھے۔ مرزا صاحب نے فوراً ان کو دیکھ کر فارسی زبان میں یہ مصرع پڑھا۔

آبِ چشمۂ حیواں دُرونِ تاریکیست

یعنی آبِ حیات اندھیرے میں ہے

پیراگراف نمبر 3: اگرچہ مرزا کی آمدنی قلیل تھی، مگر حوصلہ فراخ تھا۔ سائل ان کے دروازے سے خالی ہاتھ بہت کم جاتا تھا۔ اُن کے مکان کے آگے اندھے، لنگڑے، لُولے اور اپاہج مرد عورت پڑے رہتے تھے۔ غدر کے بعد ان کی آمدنی کچھ اوپر ڈیڑھ سو روپے ماہوار ہوگئی تھی اور کھانے پینے کا خرچ بھی کچھ لمبا چوڑا نہ تھا، مگر وہ غریبوں اور محتاجوں کی مدد اپنی بساط سے زیادہ کرتے تھے، اس لیے اکثر تنگ رہتے تھے۔

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان..........مرزا غالب کے عادات و خصائل (ii) مصنف کا نام..........مولانا الطاف حسین حالی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قلیل	کم	فراخ	کھلا/وسیع	اپاہج	معذور
بساط	حیثیت				

تشریح: مرزا غالب کی اگرچہ آمدنی کم تھی مگر حوصلہ بہت کھلا تھا۔ وہ بہت بڑے دل کے مالک تھے۔ مانگنے والے ان کے دروازے سے خالی ہاتھ بہت کم جاتے تھے۔ آپ کچھ نہ کچھ ان ضرورت مندوں کو ضرور دیتے تھے۔ غدر کے بعد ان کی کمائی میں ڈیڑھ سو روپے ماہانہ کا اضافہ ہوگیا تھا۔ ان کے کھانے پینے کا خرچ کچھ زیادہ نہ تھا۔ مگر وہ غریبوں کی مدد اپنی حیثیت سے زیادہ کرتے تھے۔ اس لیے ان کے حالات خراب رہتے تھے۔ اکثر معاشی تنگی ہو جاتی تھی۔

پیراگراف نمبر 4: مروّت اور لحاظ مرزا کی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا۔ باوجودیکہ اخیر عمر میں وہ اشعار کی اصلاح دینے سے بہت گھبرانے لگے تھے۔ بایں ہمہ کبھی کسی کا قصیدہ یا غزل بغیر اصلاح کے واپس نہ کرتے تھے۔ ایک صاحب کو لکھتے ہیں: "جہاں تک ہوسکا، احباب کی خدمت بجالایا اور اوراقِ اشعار دیکھتا تھا اور اصلاح دیتا تھا۔ اب نہ آنکھ سے اچھی طرح سُوجھے اور نہ ہاتھ سے اچھی طرح لکھا جائے۔"

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان..........مرزا غالب کے عادات و خصائل (ii) مصنف کا نام..........مولانا الطاف حسین حالی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مروت	سخاوت، لحاظ	بدرجہ غایت	انتہا درجے کا	بایں ہمہ	ان تمام چیزوں کے باوجود
بجالایا	تعمیل کی				

تشریح: مرزا غالب عمدہ عادات و خصائل کے مالک تھے۔ سخاوت اور لحاظ مرزا کی طبیعت میں بہت زیادہ پایا جاتا تھا۔ عمر کے آخری حصے میں بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی دوستوں کے قصیدے وغزلوں کے اشعار کی درستی کرتے تھے حالانکہ ان کی صحت اور طبیعت کی خرابی اس بات کی بالکل اجازت نہیں دیتی تھی تاہم وہ لیٹے لیٹے اشعار دیکھتے اور اصلاح کر دیا کرتے تھے۔ گویا ایسی حالت میں بھی انہوں نے کسی کو انکار نہیں کیا۔ ایک صاحب کو مرزا غالب لکھتے ہیں کہ جس حد تک ممکن ہوا، میں نے دوستوں کی خدمت کی۔ اُن کے اشعار دیکھ کر اصلاح کرتا رہا۔ اب نظر کی کمزوری کے باعث یہ ممکن نہیں اور نہ ہی بڑھاپے کے باعث ہاتھ ہی اچھی طرح لکھتے ہیں۔

پیراگراف نمبر 5: مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر شخص سے جو اُن سے ملنے جاتا تھا، بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ ان سے ملتا اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے اور اُن کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہوتے تھے۔ اس لیے ان کے دوست، ہر مذہب اور ہر ملت کے، نہ صرف دلّی میں بلکہ تمام ہندوستان میں بے شمار تھے۔

حوالہ متن (i) سبق کا عنوان..........مرزا غالبؔ کے عادات و خصائل (ii) مصنف کا نام..........مولانا الطاف حسین حالیؔ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اخلاق	عادات، خوبیاں	ملت	قوم	اشتیاق	شوق
کشادہ پیشانی	خوش اخلاقی	باغ باغ ہونا	خوش ہونا		

تشریح اس سبق میں مرزا غالبؔ کے عادات و خصائل کی خوبیاں بہت اچھے انداز سے بیان کی گئی ہیں۔ ان میں بہت اچھی عادات پائی جاتی تھیں۔ وہ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ وہ ہر شخص سے خوش اخلاقی اور پیار محبت سے ملتے تھے۔ ان کے اچھے اخلاق اور عمدہ حسن سلوک کی بدولت ہر شخص ان کی ملنساری اور اچھے اخلاق کا شیدائی ہو جاتا اور دوبارہ ملنے کی تمنا رکھتا۔ مرزا غالب اپنے دوستوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ اپنے دوستوں کے لیے دل میں نرم گوشہ بھی رکھتے تھے۔ اپنے دوستوں کے لیے اس قدر ہمدردی رکھتے تھے کہ ان کی خوشی میں خوش اور دکھ میں اُداس و پریشان ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ ان کے حلقہ احباب میں شامل ہونے کی بھرپور کوششیں کرتے تھے۔ ان کے اچھے اخلاق، ملنساری اور ہمدردی کی بدولت ان کے دوست ہر مذہب اور ہر قوم میں پائے جاتے تھے۔ نہ صرف دہلی شہر میں بلکہ پورے ہندوستان میں ان کے بے شمار دوست تھے۔ اس لیے ان کا حلقہ احباب وسیع تھا۔

حل مشقی سوالات

ا۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) مرزا غالبؔ کیسے اخلاق کے مالک تھے؟

جواب: مرزا غالبؔ کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ خوش مزاج، ملنسار اور ایک مخلص دوست تھے۔ مروّت اور لحاظ ان میں حد درجہ پایا جاتا تھا۔ انتہائی قناعت پسند اور بلند حوصلے کے مالک تھے۔ ظرافت ان کی طبیعت کا لازم جزو تھی۔ جو شخص ایک دفعہ ان سے ملتا، اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔

(ب) دوستوں کو دیکھ کر غالبؔ کی حالت کیا ہوتی تھی؟

جواب: دوستوں کو دیکھ کر مرزا غالبؔ کی طبیعت باغ باغ ہو جاتی تھی۔ جب دوستوں سے ملتے تو ان کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہو جاتے تھے۔ اس لیے ان کے ہر مذہب اور ہر ملت کے دوست تھے۔

(ج) مرزا غالبؔ کو کہاں کہاں سے خط آتے تھے؟

جواب: مرزا غالب کے دوست ملک کے ہر کونے میں بے شمار تھے۔ اس لیے انہیں نہ صرف دِلّی بلکہ ملک کے کونے کونے سے خط آتے تھے۔

(د) اکثر لوگ غالبؔ کو کس طرح کے خط بھیجتے تھے؟

جواب: اکثر لوگ مرزا غالبؔ سے غزلوں کی اصلاح کروانے کے لیے خطوط بھیجتے تھے۔ ان کے بعض خالص و مخلص دوست خطوط میں طرح طرح کی فرمائشیں بھی لکھ دیتے تھے اور اکثر مرزا غالبؔ کو بیرنگ خط وصول کرنے پڑتے مگر آپ نے کبھی بُرا نہ منایا۔

(ہ) سائلوں کے ساتھ مرزا غالبؔ کا سلوک کیسا تھا؟

جواب: اگرچہ مرزا غالبؔ کی آمدنی نہایت قلیل تھی مگر حوصلہ فراخ تھا۔ سائل ان کے دروازے سے خالی ہاتھ بہت کم جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے مکان کے آگے لنگڑے، لُولے، اندھے اور اپاہج لوگ پڑے رہتے تھے۔

(و) دوستوں کے ساتھ مرزا غالبؔ کا سلوک کیسا تھا؟

جواب: مرزا غالبؔ کا دوستوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے اور ان کی خوشی سے خوش اور غم میں غمگین ہو جاتے تھے۔ ضرورت کے موقع پر ان کی مدد بھی کرتے تھے۔

(ز) مرزا غالبؔ کے مزاج کی خاص خوبی کیا تھی؟

جواب: ''ظرافت'' مرزا غالبؔ کے مزاج کی خاص خوبی تھی۔

(ح) مرزا غالبؔ کو کون سا پھل پسند تھا؟

جواب: مرزا غالبؔ کو آم سب سے زیادہ پسند تھا۔

(ط) سبق ''مرزا غالبؔ کے عادات و خصائل'' کس کتاب سے لیا گیا ہے؟

جواب: سبق ''مرزا غالبؔ کے عادات و خصائل'' مولانا الطاف حسین حالیؔ کی کتاب ''یادگارِ غالبؔ'' سے لیا گیا ہے۔

(ی) سبق ''مرزا غالبؔ کے عادات و خصائل'' کے مصنف کون ہیں؟

جواب: سبق ''مرزا غالبؔ کے عادات و خصائل'' کے مصنف ''مولانا الطاف حسین حالیؔ'' ہیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ و محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

کشادہ پیشانی، باغ باغ ہونا، مخلص، گردشِ روزگار، سیر ہو جانا، زمین میں گڑ جانا

جواب:

الفاظ	جملے
کشادہ پیشانی	مرزا غالب ہر ایک سے کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔
باغ باغ ہونا	طلبا امتحان میں پاس ہونے پر باغ باغ ہو گئے۔
مخلص	علامہ محمد اقبالؒ نہایت مخلص انسان تھے۔
گردشِ روزگار	ہمیں گردشِ روزگار سے ستائے ہوئے لوگوں کی مدد کرنی چاہیے۔
سیر ہو جانا	مرزا غالبؔ کی نیت آموں سے کسی طرح سیر نہ ہوتی تھی۔
زمین میں گڑ جانا	علی امتحان میں فیل ہو کر شرم کے مارے زمین میں گڑ گیا۔

۳۔ مندرجہ ذیل جملوں کو مکمل کریں۔

(الف) مرزا غالب کے اخلاق نہایت .... تھے۔ (ب) دوستوں کی فرمائشوں سے کبھی .... نہ ہوتے تھے۔

(ج) خودداری اور حفظِ وضع کو وہ کبھی ہاتھ سے .... تھے۔ (د) فواکہ میں .... ان کو بہت مرغوب تھا۔

(ہ) مرزا کی نیت .... سے کسی طرح سیر نہ ہوتی تھی۔

جوابات: (الف) وسیع (ب) تنگ دل (ج) نہ جانے دیتے (د) آم (ہ) آموں

۴۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کی (✔) سے نشاندہی کریں۔

(ا) مرزا غالب کے نہایت وسیع تھے:

(i) اخلاق (ii) افکار (iii) خصائل (iv) کردار

(ب) مرزا غالبؔ دوستوں کی کن باتوں سے کبھی تنگ دل نہ ہوتے تھے؟

(i) بُری باتوں سے (ii) زیادتیوں سے (iii) فرمائشوں سے (iv) حرکتوں سے

(ج) لوگ اکثر مرزا غالب کو خط لکھتے تھے:

(i) محبت بھرے (ii) دُکھ بھرے (iii) بیرنگ (iv) طویل

(د) مرزا کی طبیعت میں بدرجۂ غایت تھا:

(i) جود وسخا (ii) اخلاص (iii) مروت ولحاظ (iv) صبر

(ہ) ایک صحبت میں مرزا غالبؔ کس کی تعریف کررہے تھے؟

(i) ذوقؔ کی (ii) مومنؔ کی (iii) بہادر شاہ ظفر کی (iv) میرتقی میرؔ کی

(و) کس نے سوداؔ کو میرؔ پر ترجیح دی؟

(i) ذوقؔ نے (ii) غالبؔ نے (iii) مومنؔ نے (iv) شیفتہؔ نے

(ز) فواکہ میں غالبؔ کو بہت مرغوب تھا:

(i) خربوزہ (ii) تربوز (iii) آم (iv) آڑو

جوابات: (الف) اخلاق (ب) فرمائشوں سے (ج) بیرنگ (د) مروت ولحاظ

(ہ) میرتقی میرؔ کی (و) ذوقؔ نے (ز) آم

۵۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔ اخلاق، مروت، اصلاح، وضع، چرٹ

جواب: اَخْلَاق ۔ مُرَوَّت ۔ اِصْلَاح ۔ وَضْع ۔ چُرٹ

۶۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
اخلاق	ملت	وسیع
خوشی	لحاظ	غم
مذہب	وسیع	ملت
مروت	ٹکٹ	لحاظ
بیرنگ	حیوان ظریف	ٹکٹ
حیوان ناطق	غم	حیوان ظریف

۷۔ مذکر اور مؤنث الفاظ الگ الگ کرکے لکھیں۔

غم، خوشی، خط، مذہب، ملت، حرف، غزل، مروت، لحاظ، ٹکٹ، حوصلہ، وضع، جاڑا، ظرافت

جواب: مذکر: غم ۔ خط ۔ مذہب ۔ لحاظ ۔ حوصلہ ۔ ٹکٹ ۔ حرف ۔ جاڑا

مؤنث: خوشی ۔ ملت ۔ غزل ۔ مروت ۔ وضع ۔ ظرافت۔

مختلف اندازِ بیان میں امتیاز کرنا:

جملوں پر غور کیجیے۔

(ا) پاکستان کو ۲۰۰۰ میگاواٹ بجلی کی کمی کا سامنا ہے۔

(ب) چٹھی نمبری ۲۱۵/ای کے تحت، علی کی خدمات محکمہ تعلیم کے سپرد کی جاتی ہیں۔

(ج) قرار دیا جاتا ہے کہ فلاں ابن فلاں تعزیرات پاکستان دفعہ فلاں کے تحت فلاں جرم کا مرتکب ہوا ہے۔

(د) کمپیوٹر کا ہارڈ ویئر اس کا دماغ اور سافٹ ویئر اُس کا ذہن ہے۔

(ہ) اگر تیرا قول صادق ہے تو شہد فائق ہے، ورنہ تھوک دینے کے لائق ہے۔

آپ نے غور کیا کہ یہ پانچوں جملے اُردو زبان میں ہونے کے باوجود اپنے لہجے، تیور، اسلوب اور لفظوں کے انتخاب کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ اختلاف کا سبب ایک طرف وہ بات یا مفہوم ہے، جسے اظہار میں لانا مقصود ہے اور دوسری طرف وہ حقیقی یا فرضی سامعین/ قارئین ہیں، جن تک بات پہنچانا مقصود ہے۔ گویا مافی الضمیر اور مخاطبین کو لحاظ میں رکھ کر مخصوص پیرایہ اظہار کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ پہلا جملہ کسی اخبار کی خبر ہے، اس لیے اسے صحافتی قرار دیا جاسکتا ہے۔ صحافتی پیرایہ بیان سادہ ہوتا ہے کہ اخبار کے قارئین میں ہر طرح کے اور ہر ذہنی سطح کے لوگ ہوتے ہیں۔ دوسرا جملہ دفتری زبان کا ہے۔ دفتری زبان کی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں، جنھیں دفتر سے متعلق لوگ سمجھتے ہیں۔ تیسرا جملہ قانونی اور عدالتی زبان کا ہے۔ قانون اور عدالت کی مخصوص زبان ہوتی ہے، مخصوص لفظیات اور اصلاحات ہوتی ہیں، جن کے مفاہیم و مطالب طے شدہ ہوتے ہیں اور ابہام سے یک سر پاک ہوتے ہیں۔ چوتھا جملہ تکنیکی زبان کا ہے۔ ہر شعبہ علم کی خاص زبان ہوتی ہے۔ طب، انجینئرنگ، کامرس، طبعیات، حیاتیات، فلکیات، ان سب کی جدا جدا زبان ہے اور ہر ایک کی الگ الگ اصطلاحات ہیں، جنھیں متعلقہ شعبہ علم کے اساتذہ، طلبہ اور دیگر متعلقین ہی سمجھتے ہیں۔

غور کریں تو آخری جملہ، دیگر تمام جملوں سے مختلف ہے۔ دیگر جملوں کے مفہوم میں قطعیت اور کامل وضاحت ہے، مگر آخری جملے میں ہلکا سا ابہام ہے۔ ایک اور فرق یہ ہے کہ باقی جملوں میں ایک قسم کا سپاٹ پن ہے، لیکن آخری جملے میں ایک طرح کا حسن موجود ہے۔ پہلے چاروں جملوں میں براہ راست بات بیان کی گئی ہے، مگر آخری جملے میں اظہار بالواسطہ ہے۔ جملے میں ابہام اور حسن بالواسطہ اظہار سے ہی پیدا ہوا ہے۔ لہٰذا ادبی پیرایہ بیان میں ابہام اور حسن ہوتا ہے، اس لیے کہ ادبی اظہار میں خیال اور جذبہ دونوں ہوتے ہیں، مگر صحافتی، دفتری، قانونی اور تکنیکی بیان میں صرف خیال اور معلومات ہوتی ہیں۔ خیال میں قطعیت جبکہ جذبے میں ایک قسم کی دُھند اور ابہام ہوتا ہے۔

سرگرمیاں

ا۔ اساتذہ درست تلفظ اور ادائیگی کے ساتھ مرزا اسداللہ خان غالبؔ کی کوئی آسان اور معروف غزل طلبہ کو یاد کرائیں۔

غزل

ابن مریم ہوا کرے کوئی — میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
بات پر واں زبان کٹتی ہے — وہ کہیں اور سنا کرے کوئی
نہ سنو، گر بُرا کہے کوئی — نہ کہو گر بُرا کرے کوئی
روک لو، گر غلط چلے کوئی — بخش دو، گر خطا کرے کوئی
کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند — کس کی حاجت روا کرے کوئی
کیا کیا خضر نے سکندر سے — اب کسے رہنما کرے کوئی
جب توقع ہی اٹھ گئی غالبؔ — کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

۲۔ بچوں کے درمیان بیت بازی کا مقابلہ کرایا جائے۔

جواب: عملی کام

اشارات تدریس

ا۔ اساتذہ کے لیے لازم ہے کہ یہ سبق پڑھانے سے پہلے مرزا غالب اور مولانا حالی کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے "یادگارِ غالب" کا

تعارف کرائیں۔

جواب: مولانا حالؔی کا آبائی وطن پانی پت تھا اور وہیں اُن کی پیدائش ہوئی۔ لڑکپن اور شباب دتی میں بسر ہوا۔ دتی کے قیام میں اُنھوں نے شعر وسخن کی بزم آرائیاں اور مشاعروں میں غالبؔ کی سخن سنجیاں دیکھیں۔ اس وقت شعر گوئی سب سے زیادہ مقبول فن تھا اور ہر ایک کو اس کا شوق تھا۔ مولانا نے بھی اُسی زمانے میں طبع آزمائی کی اور اصلاح کے لیے مرزا غالب کا انتخاب کیا۔ یہ انتخاب خود ان کے ذوق کا پتا دیتا ہے۔ ایک بار مولانا کی ایک غزل دیکھنے کے بعد مرزا صاحب نے فرمایا: "اگر تم شعر نہ کہو گے تو اپنی طبیعت پر سخت ظلم کرو گے۔" مرزا صاحب کا یہ قول بالکل صحیح نکلا۔ مولانا اپنا اُردو فارسی کلام مرزا صاحب کو دکھاتے تھے۔ مولانا حالی کی معروف کتاب "یادگارِ غالب" بے حد مقبول ہوئی۔ اس کتاب میں انہوں نے مرزا غالب کی زندگی پر سیر حاصل معلومات تحریر کی ہیں۔

۲۔ مرزا غالبؔ کی علمی وادبی حیثیت اُجاگر کریں۔

جواب: مرزا غالب ۱۷۹۷ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ اُردو ادب میں ان کا مقام منفرد ہے۔ اُردو اور فارسی کلام میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ فکر کی بلندی ان کا خاص وصف ہے۔ شاعری کے علاوہ نثر بھی بے مثال لکھی ہے۔ مرزا غالبؔ شاعری میں بڑی نادر تشبیہات استعمال کرتے ہیں۔ ان کی شاعری میں مزاح کی چاشنی بھی موجود ہوتی ہے۔ خیالات کی بلندی میں غالب کا جواب نہیں۔ خطوط نویسی کی طرز انھی کی ایجاد ہے۔ خط لکھتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ مکتوب نگار اور مکتوب الیہ آمنے سامنے بیٹھے گفتگو کر رہے ہیں۔ خط میں مکالمہ نگاری کا یہ انداز ان سے شروع ہو کر انھی پر ختم ہوگیا۔ خطوط کا مجموعہ "عودِ ہندی" کے نام سے موسوم ہے۔ ۱۸۶۹ء میں آپ نے وفات پائی۔

۳۔ سبق پڑھاتے ہوئے مرزا غالب کے چند اشعار بھی طلبہ کو سنائے جائیں اور ان کا مفہوم واضح کیا جائے۔

جواب: موت کا ایک دن معین ہے ۔۔۔ نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

مفہوم: شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ جب یہ بات طے شدہ ہے کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے، وہ وقت سے پہلے نہیں آسکتی تو پھر پریشانی سے نیند کیوں نہیں آتی؟ نیند کیوں مجھ سے روٹھی ہوئی ہے۔ میں کیوں ساری رات بے چین و بے قرار رہتا ہوں۔ مجھے سکون میسر کیوں نہیں ہے۔

جواب: مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی ۔۔۔ موت آتی ہے پر نہیں آتی

مفہوم: شاعر رنج وغم کا شکار ہے۔ جب انسان پریشانیوں سے گھر جائے تو اکتا کر موت کی خواہش کرتا ہے۔ وہ زندگی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسے موت کا ذائقہ چکھنا ہی اپنی موجودہ صورت حال سے اچھا لگتا ہے۔ شاعر کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہے۔ وہ اپنے دکھوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے موت کی تمنا کرتا ہے۔ اس کی زندگی دراصل موت کا ہی دوسرا نام ہے یوں موت تو آتی ہے لیکن اس کے جسم سے جان نہیں نکل رہی ہے۔

۴۔ اس سبق میں جن شاعروں اور ادیبوں کا ذکر آیا ہے، ان کا تعارف کرایا جائے۔

جواب: محمد ابراہیم ذوق (۱۷۸۹ء۔۱۸۵۴ء): نام محمد ابراہیم اور تخلص ذوق تھا۔ ان کے والد کا نام شیخ محمد رمضان تھا جو برصغیر کے دارالحکومت دہلی کے کابلی دروازے کے نزدیک رہتے تھے جہاں ذوق ۱۷۸۹ء میں پیدا ہوئے۔

محمد ابراہیم ذوقؔ کی عمر پانچ چھے برس تھی کہ محلے کی مسجد کے ایک مدرس حافظ غلام رسول سے ابتدائی تعلیم پائی۔ حافظ صاحب موصوف عربی اور فارسی کے عالم ہونے کے علاوہ اُردو کے شاعر بھی تھے اور شوق تخلص کرتے تھے۔ حافظ صاحب کے پاس ان کے شاعر دوستوں کا آنا جانا بھی تھا۔ دیکھا دیکھی ذوقؔ بھی ان ادبی محفلوں میں دلچسپی سے شامل ہونے لگے اور جب ایک حد تک عربی، فارسی اور اُردو کی تعلیم حاصل کرلی تو اس ماحول میں طبیعت آپ ہی آپ شاعری کی طرف مائل ہوگئی۔ ایک روز اچانک انہوں نے دو شعر کہے اور اپنے استاد حافظ غلام رسول شوقؔ کو سنائے۔ حافظ صاحب وہ شعر سن کر خوش ہوئے اور شاگرد کا دل بڑھایا۔ اگرچہ ذوقؔ غزل کے بھی شاعر تھے لیکن انہوں نے ساتھ ہی ساتھ قصیدے میں بھی بہت نام پیدا کیا لیکن حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ غزل گوئی ذوقؔ کی طبیعت کی دلچسپی تھی لیکن قصیدہ گوئی ان کی مجبوری تھی۔ ذوقؔ نے اپنے پیچھے جو

ادبی سرمایہ چھوڑا۔ اس میں خاص طور پر ان کا دیوان ہی قابلِ ذکر ہے جس میں ردیف وار غزلوں کے علاوہ قصائد شامل ہیں۔

میرزا محمد رفیع سودا (۱۷۱۶ء۔۱۷۸۱ء): نام میرزا محمد رفیع اور تخلص سودا تھا۔ ان کے آباؤ اجداد کابل (افغانستان) کے رہنے والے تھے جو تجارت کے سلسلے میں برصغیر پاک و ہند میں آئے اور یہاں کے مختلف شہروں سے ہوتے ہوئے آخر دہلی میں مقیم ہو گئے۔ سودا یہیں دہلی میں پیدا ہوئے۔ یہ دَور دہلی میں خوشحالی کا دَور تھا، چنانچہ سودا کے والد میرزا محمد شفیع دہلی کے ہو کر رہ گئے۔ میرزا سودا نے دہلی میں آنکھ کھولی اور یہیں پروان چڑھے اور یہیں تعلیم و تربیت پائی۔

ایک طویل مدت تک دہلی میں اُردو شاعری کا میلان عام نہ تھا لیکن جب ولی دکنی کا اردو دیوان وہاں پہنچا تو دوسرے لوگ اور خاص طور پر شعرا اس زبان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

سودا کو بھی ماحول اور حالات کے مطابق پہلے فارسی شاعری سے لگاؤ تھا۔ پھر کچھ عرصہ بعد میر تقی میرؔ کے سوتیلے ماموں سراج الدین علی خاں کی ترغیب پر وہ اُردو شعر گوئی کی طرف مائل ہو گئے اور کچھ ہی عرصے میں اس قدر شہرت اور مقبولیت حاصل کر لی کہ وہ آسمانِ ادب کے درخشندہ ستاروں میں شامل ہو گئے۔

مرزا سوداؔ اور میر تقی میر کا زمانہ ایک ہے اور دونوں کا میلانِ شاعری اگرچہ ایک حد تک مختلف ہے لیکن اس کے باوجود اپنے اپنے میدان میں دونوں کا مرتبہ یکساں بلند ہے۔ میرؔ کا طبعی میلان غزل اور سودا کا رجحان قصیدے کی طرف تھا۔ محمد حسین آزاد نے دونوں کا موازنہ کرتے ہوئے ایک دلچسپ بات کہی ہے کہ میر کا کلام مجموعی طور پر "آہ" ہے تو سودا کا "واہ"۔

میر تقی میرؔ (۱۷۲۵ء۔۱۸۱۰ء): اصلی نام محمد تقی اور تخلص میرؔ تھا۔ میر تقی میرؔ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ وہ اکبر آباد (آگرہ) میں پیدا ہوئے لیکن زندگی کے مختلف حالات کے باعث آخر دہلی آ گئے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ طبیعت میں شعر و شاعری کا ذوق فطری تھا جو سراج الدین علی خان آرزو کے پاس رہ کر اور نکھر گیا۔ خان آرزو اپنے زمانے کے مشہور شاعر تھے اور میرؔ کے سوتیلے ماموں تھے، میرؔ نے کچھ عرصہ اپنے اسی ماموں کے پاس گزارا تھا۔

میرؔ نے اپنی تصنیفات "نکات الشعرا" اور "ذکرِ میر" میں خود اپنے حالات قلم بند کیے ہیں۔ ان کے اپنے بیان کے مطابق وہ اکبر آباد (آگرے) کے رہنے والے تھے۔ برصغیر میں وارد ہونے سے پہلے ان کے آباؤ اجداد حجاز کے باشندے تھے۔ میرؔ کے والد کا نام محمد علی تھا جو اپنی پرہیزگاری اور صوفی منش طبیعت کے باعث علی متقی کے نام سے زیادہ مشہور تھے۔ میرؔ بڑے ہوئے تو ان پر بھی رفتہ رفتہ صوفیانہ رنگ چھا گیا۔ میرؔ کے بعض اشعار میں بھی یہ رنگ دیکھا جا سکتا ہے۔

میرؔ کے کلام میں غزلیات کے علاوہ مثنویاں وغیرہ بھی شامل ہیں لیکن ان کی وجہ شہرت زیادہ تر غزل اور صرف غزل ہے۔ غزل میں بلا مبالغہ میرؔ کو امام و پیشوا کا مقام حاصل ہے اور اس کا اعتراف ان کے ممتاز ہم عصروں نے بھی کیا ہے مثلاً سوداؔ ایک غزل کے مقطع میں کہتے ہیں:

سوداؔ! تو اُس غزل کو غزل در غزل ہی لکھ — ہونا ہے تجھ کو میرؔ سے استاد کی طرف

ناسخؔ کہتے ہیں: شبہ ناسخؔ! نہیں کچھ میرؔ کی استادی میں — آپ بے بہرہ ہے جو معتقدِ میرؔ نہیں

غالبؔ کہتے ہیں: غالبؔ! اپنا تو عقیدہ ہے بقول ناسخؔ — "آپ بے بہر ہے جو معتقدِ میرؔ نہیں

ذوقؔ نے کہا: نہ ہُوا پر نہ ہُوا میرؔ کا انداز نصیب — ذوقؔ! یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

نواب محمد مصطفٰے خاں شیفتہ: محمد مصطفٰے خاں نام۔ شیفتہ اور حسرتی تخلص۔ سالِ ولادت ۱۸۰۶ء اور مقامِ ولادت دہلی ہے۔ ان کے والد عظیم الدولہ سرفراز الملک نواب مرتضٰی خاں بہادر مظفر جنگ، نواب ولی داد خاں مرحوم کے صاحب زادے اور نواب محمد خاں بنگش رئیس فرخ آباد کے ہم نسب تھے۔ شیفتہ کی والدۂ محترمہ نواب اکبری بیگم، اس زمانے کے مشہور سپہ سالار اسمٰعیل بیگ خاں ہمدانی کی صاحب زادی اور

احتشام الدولہ محمد بیگ خاں کی نواسی تھیں۔

نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ کے اجداد، حصول مراتب و مناصب کے لیے، فرخ سیر کے عہد میں کوہاٹ سے دہلی آئے اور اپنے مقصد کو پہنچ کر فرخ آباد میں اقامت گزیں ہو گئے، لیکن جب سلطنت دہلی کی شمع جھلملائی تو نواب مرتضیٰ خاں نے اپنے مستقر سے نکل کر، مہاراجہ جسونت راؤ ھلکر کی فوج میں ایک اونچے عہدے پر ملازمت کر لی۔ جہاں گیر آباد کا علاقہ پہلے راجہ کھوردس رائے کی ملکیت تھا لیکن ۱۸۱۴ء میں بہ علت عدم ادائے مال گزاری نیلام ہوا اور نواب مرتضیٰ خاں نے خرید کر اپنی زندگی ہی میں اپنے صاحب زادے، نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ کے نام منتقل کر دیا۔ شیفتہ کے بعد یہ جاگیر ان کی اولاد کے پاس رہی۔ تا آں کہ ۱۹۴۷ء میں ہندوستان برعظیم پاک و ہند بنا اور بھارت سرکار نے اپنی حدود میں زمینداری کا خاتمہ کر کے، اس جاگیر کی بھی عاقبت ''بخیر'' کر دی۔

تصانیف: شیفتہ سے حسب ذیل تصانیف یادگار ہیں:

۱۔ ترغیب السالک الٰہی احسن المسالک، جس کا فارسی نام برہ آورد ہے۔

۲۔ لحسنِ عراق ۳۔ گلشنِ بے خار ۴۔ دیوانِ فارسی ۵۔ دیوانِ اُردو

۵۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ غالب کس طرح میر کی عظمت کے قائل تھے نیز غالب کا یہ شعر سنایا جائے۔

ریختے کے تمھی اُستاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا

جواب: میر کو خدائے سخن کہا گیا ہے۔ انہوں نے مختلف اصناف شعر میں طبع آزمائی کی ہے مگر ان کی پہچان غزل گوئی ہے۔ بلا شبہ وہ غزل کے بادشاہ ہیں۔ خلوص، درد و غم، ترنم اور سادگی کی بدولت ان کی غزلیں دل پر اثر کرتی ہیں۔ ان کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے غالب نے بھی کہا:

ریختے کے تمھی اُستاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا

اس شعر میں غالب خود کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اُردو زبان کے صرف تم ہی اُستاد نہیں ہو بلکہ اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا جسے اس زبان و کلام پر ملکہ حاصل تھا۔

۶۔ نئے اور مشکل الفاظ کا مفہوم واضح کر کے ان کا استعمال طلبہ کو سکھایا جائے۔

جواب:

مشکل الفاظ	مفہوم	استعمال
1- یگانگت	اتفاق و اتحاد	مسلمانوں کو آپس میں یگانگت کو فروغ دینا چاہیے۔
2- فرض عین	لازمی فرض	حقوق العباد کو پورا کرنا ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔
3- سقیم	خراب	نوکری چھن جانے کے باعث اُن کی مالی حالت سقیم ہوگئی ہے۔
4- فرغل	روئی والا لمبا کوٹ	گرم لباس میں فرغل موسم سرما کی شدت کو کم کرتا ہے۔
5- عمائد	معززین	غالب کی شہر بھر کے عمائد سے ملاقات رہتی تھی۔
6- ظرافت	ہنسی مذاق	ظرافت مرزا غالب میں بدرجہ غایت موجود تھی۔
7- بساط	طاقت	ہمیں اپنی بساط سے بڑھ کر راہ خدا میں خرچ کرنا چاہیے۔
8- فواکہ	پھل	فواکہ میں مرزا غالب کو آم پسند تھے۔
9- سوغات	تحفہ، ہدیہ	آم موسم گرما کی اہم سوغات ہے۔

معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 سبق ''مرزا غالب کے عادات و خصائل'' کے مصنف کا نام ہے:
(A) مولانا الطاف حسین حالی (B) سرسید احمد خان (C) ڈپٹی نذیر احمد (D) مولانا محمد حسین آزاد

-2 مولانا الطاف حسین حالی کا سن ولادت ہے:
(A) 1836ء (B) 1837ء (C) 1838ء (D) 1839ء

-3 مولانا حالی کا سن وفات ہے:
(A) 1912ء (B) 1913ء (C) 1914ء (D) 1915ء

-4 مرزا غالب کی حالت سقیم ہو گئی تھی:
(A) 1857ء کے بعد (B) 1858ء کے بعد (C) 1859ء کے بعد (D) 1860ء کے بعد

-5 الطاف حسین حالی کو سرکار حیدر آباد سے کتنا ماہوار وظیفہ مقرر ہوا؟
(A) 75 روپے (B) 100 روپے (C) 150 روپے (D) 200 روپے

-6 اگرچہ مرزا غالب کی آمدنی قلیل تھی مگر:
(A) حوصلہ بالکل نہ تھا (B) گھر کے خرچے زیادہ تھے (C) حوصلہ فراخ تھا (D) گزارہ نہیں ہوتا تھا

-7 غدر کے بعد غالب کی ماہانہ آمدنی ہو گئی تھی:
(A) کچھ اوپر ڈیڑھ سو روپے (B) تین سو روپے (C) ایک سو روپے (D) پانچ سو روپے

-8 مرزا غالب کے مزاج میں ظرافت اس قدر تھی کہ آپ کو حیوان ناطق کی بجائے حیوان:
(A) شریف کہنا چاہیے (B) ناقص کہنا چاہیے (C) ظریف کہنا چاہیے (D) غریب کہنا چاہیے

-9 جب بادشاہ نے پوچھا مرزا تم نے کتنے روزے رکھے تو مرزا غالب نے کہا:
(A) دس رکھے ہیں (B) دو رکھے ہیں (C) سارے رکھے ہیں (D) ایک نہیں رکھا

-10 ایک صحبت میں مرزا میر کی تعریف کر رہے تھے اور ذوق سودا کی تو ذوق کو مرزا نے کہا:
(A) آپ سودائی ہیں (B) آپ جاہل ہیں (C) آپ بڑے عقل مند ہیں (D) آپ بے وقوف ہیں

-11 یادگار غالب کس کی تصنیف ہے؟
(A) حالی (B) غالب (C) سودا (D) بہادر شاہ ظفر

-12 باہر سے دور دور کا آم آپ کے لیے بطور:
(A) سوغات آتا تھا (B) جرمانہ آتا تھا (C) معاوضہ آتا تھا (D) ہرجانہ آتا تھا

-13 اخلاق کا واحد ہے:
(A) خلق (B) خلقت (C) تخلیق (D) اخلاقیات

-14 خصلت کی جمع ہے:
(A) خصلتوں (B) خصائل (C) خصل (D) خصول

15- مترادف الفاظ کی فہرست ہے:

(A) مروت، لحاظ، رعایت (B) خط، بیرنگ، چٹھی (C) طویل، عریض، عرض (D) دور، دراز، نزدیک

16- مترادف الفاظ کی فہرست ہے:

(A) دکھ، غم، رنج (B) محبت، نفرت، پیار (C) اخلاص، خصلت، خلوص (D) اخلاق، تخلیق، خلق

17- "وسیع" کا متضاد ہے:

(A) وسعت (B) تنگ (C) وسعتوں (D) واسع

18- "قلیل" کا متضاد ہے:

(A) کثیر (B) قلت (C) تکثیر (D) کثرت

19- مؤنث الفاظ کی فہرست ہے:

(A) غم، غزل (B) خوشی، ظرافت (C) حوصلہ، وضع (D) جاڑا، گرمی

20- مذکر الفاظ کی فہرست ہے:

(A) دوست، مخلص (B) غریب، محتاجی (C) آمدنی، قلیل (D) خرچ، بساط

21- دوستوں کو دیکھ کر.................ہو جاتے تھے۔

(A) خوش (B) باغ باغ (C) غمگین (D) تازہ دم

22- فواکہ میں................ مرزا غالب کو بہت مرغوب تھا۔

(A) آم (B) تربوز (C) خربوزہ (D) کیلا

جوابات:

(1)	مولانا الطاف حسین حالی	(2)	1837ء	(3)	1914ء	(4)	1857ء کے بعد
(5)	100 روپے	(6)	حوصلہ فراخ تھا	(7)	کچھ اوپر ڈیڑھ سو روپے	(8)	ظریف کہنا چاہیے
(9)	ایک نہیں رکھا	(10)	آپ سودائی ہیں	(11)	حالی	(12)	سوغات آتا تھا
(13)	خلق	(14)	خصائل	(15)	مروت، لحاظ، رعایت	(16)	دکھ، غم، رنج
(17)	تنگ	(18)	کثیر	(19)	خوشی، ظرافت	(20)	دوست، مخلص
(21)	باغ باغ	(22)	آم				

☐ **مختصر جواب دیں۔**

1- **مرزا غالب کے خطوط سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟**

جواب: مرزا غالب کے وہ خطوط جو انھوں نے اپنے دوستوں کو لکھے ہیں، ان کے ایک ایک حرف سے مہر و محبت، غم خواری و یگانگت ٹپکی پڑتی ہے۔

2- **مرزا غالب دوستوں کے خطوط کا جواب کس طرح دیتے تھے؟**

جواب: مرزا غالب ہر خط کا جواب لکھنا اپنے ذمے فرض عین سمجھتے تھے۔ ان کا بہت سا وقت دوستوں کو جواب دینے میں صرف ہوتا تھا۔ بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی وہ خطوں کے جواب لکھنے سے باز نہ آتے تھے۔

-3 غدر کے بعد مرزا غالب کی آمدنی کتنی تھی؟

جواب: غدر کے بعد مرزا غالب کی آمدنی کچھ اوپر ڈیڑھ سو روپے ماہوار ہو گئی تھی۔

-4 مرزا غالب غریبوں کی مدد کس طرح کرتے تھے؟

جواب: اگر چہ مرزا کی آمدنی قلیل مگر حوصلہ فراخ تھا۔ ان کے دروازے سے سائل بہت کم خالی ہاتھ جاتا تھا۔ وہ غریبوں اور محتاجوں کی مدد اپنی بساط سے بڑھ کر کرتے تھے۔

-5 مرزا غالب کے مزاج میں ظرافت کس قدر تھی؟

جواب: ظرافت مرزا غالب کے مزاج میں اس قدر تھی کہ اگر آپ کو حیوانِ ناطق کے بجائے حیوانِ ظریف کہا جائے تو بجا ہوگا۔

-6 مرزا غالب کی ظرافت کا کوئی واقعہ مختصراً بیان کریں۔

جواب: ایک دفعہ رمضان گزر چکا تو مرزا غالب قلعے میں گئے۔ بادشاہ نے پوچھا! ''مرزا تم نے کتنے روزے رکھے؟'' عرض کیا: ''پیرو مرشد ایک نہیں رکھا۔''

-7 مرزا غالب کا شہر کے امرا و عمائد کے ساتھ کیسا تعلق تھا؟

جواب: شہر کے امرا و عمائد سے مرزا غالب کی برابر کی ملاقات تھی۔ کبھی بھی بازار میں بغیر پالکی یا ہوادار کے نہ نکلتے تھے۔ عمائد شہر میں سے جو لوگ ان کے مکان پر آتے تھے، یہ بھی ان کے مکان پر ضرور جاتے تھے۔

-8 ''ایں خانہ ہمہ آفتاب است'' کا مطلب لکھیں۔

جواب: یہ گھر تو سارے کا سارا سورج ہے۔

-9 مرزا غالب کے لیے آم کہاں کہاں سے آتے تھے؟

جواب: آموں کی فصل کے دوران ان کے دوست دور دور سے ان کے لیے عمدہ عمدہ آم بھیجتے تھے۔ بعض اوقات وہ خود بھی اپنے دوستوں سے تقاضا کر کے آم منگواتے تھے۔

-10 ''آم'' مرزا غالب کو کس قدر مرغوب تھا؟

جواب: مرزا کی نیت آموں سے کسی طرح سیر نہ ہوتی تھی۔ اہلِ شہر تحفتاً بھیجتے تھے۔ خود بازار سے منگواتے تھے۔ باہر سے دُور دُور کا آم بطور سوغات کے آتا تھا، مگر حضرت کا جی نہیں بھرتا تھا۔

-11 مرزا غالب نے آم کے متعلق کیا رائے بیان کی؟

جواب: آم کے متعلق مرزا غالب نے اپنی یہ رائے بیان کی کہ آم میں صرف دو باتیں ہونی چاہئیں، میٹھا ہو اور بہت ہو۔

※※※